1۷۷

مخدوم کارڈ۔

مصنف :۔ رافت (رؤف) بٹ

عنوان :۔

ترتیب :۔

اردو شاعری۔

Anis

انک عفو رؤف وکریم عفور رحیم الف الف صلوة و ... علی نبیہ الکریم

بعد حمد و صلوة کے صاحبان شفقت و رافت پر روشن ہو کہ اندنون یہہ دیوان پُر عرفان

من تصنیف جناب مولانا مولوی رؤف احمد صاحب المتخلص بہ رافت نور اللہ مرقدہ کا ہو...

سنہ ۱۳ھ

# عقد پروین

المعروف بہ

# دیوان رافت

۱۸۹۰ء

ساتھ حسن سعی تاجران نامی و گرامی و حلیم جناب قاضی عبدالکریم صاحب

جناب قاضی رحمۃ اللہ صاحب کے جزیرہ معمورہ بمبئی کے

مطبع نامی گرامی فتح الکریم مین طبع نور سے منور ہوا

اِنَّکَ عَفُوٌّ رَؤُفٌ وَّ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اَلْفُ اَلْفِ صَلوٰۃ وَّ تَسْلِیْم عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم

بعد حمد و صلوٰۃ کے صاحبان شفقت و رافت پر روشن ہو کہ اندنون یہہ دیوان پُر عرفان
من تصنیف جناب مولانا مولوی رؤف احمد صاحب المتخلص بہ رافت نور اللہ مرقدہ کا موسوم بہ

سنہ ۱۳۰۷

# عقدِ پروین

المعروف بہ

# دیوانِ رافت

۱۸۹۰

ساتھ حسن سعی تاجران نامی و گرامی و حلیم جناب قاضی عبدالکریم صاحب
و جناب قاضی رحمۃ اللہ صاحب کے جزیرۂ معمورۂ بمبئی کے

مطبع نامی و گرامی فتح الکریم مین نور طبع سے منور ہوا

الحمد للہ العلی العظیم القادر الرؤف الکریم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ
الاحمد الرؤف الرحیم اعنے علی امتہ الاثیم وعلی آلہ وصحبہ الف الف تحیۃ
وصلوٰۃ وتسلیم بعد حمد و نعت کے صاحبانِ رافت وخبرت پر روشن ہو کہ موقع
سپاس بیقیاس رب الناس ہی کہ یہہ دیوان رفیع نبیان جناب غفران مآب محب باصفا
شیخ ابراہیم موسیٰ نے جمع کیا ہی نام دیوان عقد پروین ہی یہہ نسخہ ایک ایسے بزرگوار عالی مقدار
کی تصنیفات سے ہی کہ جسکی بزرگی اور ولایت مین مسلمانانِ باخبر اور دینداران نیکو سیر کو کسیطرح
کا شک وشبہ نہین الحق ؎ مردانِ خدا خدا نہ باشند + لیکن ز خدا جدا نہ باشند + کرامت
اونکی اونکی وفات خوش آیات کے وقت سب کے سب رفقا پر روشن ہوئی اس دیوان کے
غزلون کا پڑھنا جو کہ سراسر جناب رسالت مآب علیہ الف الف تحیۃ الی یوم الحساب کی مدح اور توصیف
سے مملو ہین دین و دنیا کی مرادون کی تحصیل کا موجب ہی بلکہ اس دیوان کی ایک ایک جلد
اپنے مکان مین رکھنا موجب برکت و آبادیِ مکان ہی آپکی تصنیفات سے مولود روٗفی جسمین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا احوال خوش مآل ہی اور تفسیر اردو کثیر الحجم زبان تصوف
مین آپنے لکھی جسکی سیر سے آپکے علم وکمال کا حال روشن ہوتا ہی دوسرا حضرت کا معراج نامہ اعجازیہ

خانہ مشہور و معروف ہی اسم مبارک آپکا مولانا رؤف احمد اور تخلص رافت ہی جناب تجارت مآب سوداگر خلیق و حلیم قاضی عبدالکریم صاحب ابن جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب و جناب فیضمآب قاضی رحمۃ اللہ صاحب ابن جناب مرحوم و مغفور قاضی فتح محمد صاحب کی بہت بڑی خوش نصیبی ہی کہ ان کتابون کو وہ چھپواتے ہین اجر عظیم پاتے ہین اور کاتب کی بھی سعادت ہی کہ ایسے بزرگ کے کلام تحریر کرے دامن مراد گلہائے مقاصد سے بھرے اب جناب باری اس راقم کا اور اُن سب کا خاتمہ بخیر کرے زندگی بعزت طے کرے آمین اللہم آمین بحق سید المرسلین و آلہ و صحبہ اجمعین **اشارہ** اس دیوان کی غزلین برخلاف قواعد دواوین شعرا ہی کہ پہلے ردیف الف پھر با پھر تا علی ہذا القیاس ی تک لکھی جاتی ہین بخلاف یہاں بطور رقم ہین کہ ردیف آخر تک الف ہی اور قافیہ بعد الف کے با۔ تا ثا وغیرہ برای اطلاع قلمی ہوا

## قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از جناب سید امیر الدین صاحب مرحوم متخلص بہ نزہت

ظہورِ مظہرِ عشق الٰہی
تصاویرِ خیالی کے سراسر
ہر اک شعر اسکا ہی دلچسپ و نادر
جناب حضرتِ رافت نے واللہ
مگر لطف اون کا تب اظہار ہوگا
سراپا پیکرِ انسانیت ہی
سر اوصاف سے تاریخ تالیف

یہہ دو دیوان ہین رنگین و مسجع
یہہ ہین بیشبہہ و شک گویا مرقع
بسانِ مصرعِ چارم مربع
لکھے ہین کیا ہی اشعارِ مقطع
کہ دیکھو اونکو باطبعِ مخلع
یہہ دونون مثلِ اندامِ مسبع
ہوئی ہی خوب نو طرز مرصع
۱۲۸۱

**اطلاع** تجاران ہر شہر و دیار کی خدمت مین عرض ہی کہ حقوقِ تالیف کتاب ہذا مولف نے جناب قاضی صاحب موصوف کے نام ہبہ کر دیا ہی اور علاوہ اسکے یہہ نسخہ داخل بہی رجسٹری بھی ہوا ہی اس لئے کوئی صاحب ارادہ طبع کا نہ کرے عوضِ نفع نقصان نہ اٹھاوے فقط وما علینا الا البلاغ

لکھوں ثنا اوسکی کیا کہ جسنے کیا ہی ارض وسماء پیدا
صدف سے موتی شکم سے انسان کیا ہی یک قطرہ ماء پیدا

کہاں تک اسکی عطا کہوں نہیں ادا ہے شکر اُسکا کیا کروں مین
دوا ہزار اُسنے کردی ظاہر کیا اگر ایک داء پیدا

وہی ہے شافی وہی ہی کافی وہی ہی وافی وہی ہے عافی
کہ گر شفا سے مرض ہو لاحق کرے مرض سے شفا پیدا

خطا کو خط کش بلکہ بخشش کرے کرم سے کریم ایسا
ہی رحمت ایسی کہ انتہا ہی نہ جسکی اور ابتداء پیدا

وہی تو ستار عیب کا ہی وہی ہی غفار جرم اپنا
برائے ستر گناہ عالم کرے کرم کی ردا پیدا

وہی ہی اوّل وہی ہی آخر وہی ہی ظاہر وہی ہے باطن
کئے ہین جسنے اپنے روح وریح وتراب نار اور ماء پیدا

غزل بمدح رسولِ اکرم سنا وہ رافت بدل قوافی
صلے ہین جسکے رضائے حق کی ہو تیری خاطر لواء پیدا

یہہ حمد غفار تھی یہان تو ہی عفو ہی عفو لیک دیکھ اب
محاورے کے خلاف منکر تو قافیئے کی بناء پیدا

کروڑ شکر خدا ہین جسنے کہ کی ہی ایسی جناب پیدا
کہ جسکے باعث ہوئی ہی ہمپر خطا سے راہ صواب پیدا

امامِ کل انبیا محمد قیامِ ارض وسما محمد
کرے ہی سجدیکو جنکے ہردن جبینِ نو آفتاب پیدا

نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث
نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لیکے تا ماہتاب پیدا

کرین مشکلکشائی گروہ تو روئے مقصود پر ہمارے
نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا

وسیلے ہمسے عاصیونکے اگر وہ ہووین تو پھر یہاں وہان
عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا

مرض ۱۲ (داء)

چادر ۱۲ (ردا)

کرم سے اسکے یقین ہے شیطان نہ نزع کچھ شک لا سکیگا / کریگا گر یک سوال اگر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا

گناہ ہین بحساب رافت اگرچہ اپنے بہت سے ہی پر (?) / کہ کردئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا

بدل قوافی پڑھا اور مطلع تو وہ جو ہو رشک مطلع خور / کہ تیرے شعرون نے کی ہی رافت عجب طرح آب و تاب پیدا

گلی گلی عاشقون سے ملکر کرو ہو تم جو ملاپ پیدا / تو میری خاطر بھی آبدار ایک کٹار کیجیگا آپ پیدا

کہین ہے دل اور کہین جگر ہی کہین ہے جان اور کہین یہ تن ہے / ہوئے ہین جمع مین اپنے تجھمین عجب طرح آپ ہے آپ پیدا

یہ آتش عشق جل بجھا ہون ہین گرم انفاس ابتلک یون / کہ دیگ سے جیسے بعد پختن بصد حرارت ہو بھاپ پیدا

بھلا اے غیرت پری ہین وہ تمنے دن چند نون ہمین تھے / ہزار دیوانے انکو کرتے بیک کرشمہ ہین آپ پیدا

ہی اوسکا ایلام عین انعام و قہر ہی چھو مہر بھر تو / ترانۂ غم مین کیون نہ اپنے سرود کا ہوا لاب پیدا

کیا تامل جو خوب سا یہان تو ہمنے دیکھا کہ ہی جہا نمین / وہ آپ ظاہر وہ آپ باطن وہ آپ پنہان وہ آپ پیدا

لگائے اوستاد عشق یون ہے طرح طرح کے گل اپنے تن پر / کرے ہے جون پھول لوٹے چھیپی نئے نئے چھاپ چھاپ پیدا

یہان کبر و اور وہان بطوبی کہان ہے یہہ اعتدال موزون / نہ اس چمن مین نہ اس چمن مین تمھارے قد کا ہی ناب پیدا

یہی ہی گر رخش فکر اپنا تو پھر زمین کہن مین رافت / نئے نئے قافیے کرے گا بہر غزل ٹاپ ٹاپ پیدا

نہین ہے شکوہ کیا ہی تمنے جو ربط غیرون کے سات پیدا / ولے نہ مجھسے وہ کام ہوگا گلہ کی ہو جسمین بات پیدا

ہی گو کہ لمعان حسن اوسکا بشکل گل ممکنات پیدا / ورا ہی ذات اسکی لیک ہی یہہ ظہور نور صفات پیدا

تجلی زلف و رخ بدنیسان علی التواتر رہے ہے رخشان / ہو رات سے جیسے دن نمایان ہو دن سے جیسی کہ رات پیدا

برہمنو بت پہ لات مارو نہ ہاتھ سے چھوڑو راہ حقکو / پرستش اسکی کرو کہ جسنے کئے ہین لات و منات پیدا

کمین مین کرتے نہین کمی ہین زیادہ حد سے ہین دکھ اٹھاتے / جو اوسکو چوری چھپے سے دیکھین نہین پر اس ڈھب کی گھات پیدا

چھوا تھا در تیرا جاکے جسنے سو اوسکو مارا باین نمط ہے / کہ ہاتھ پیدا نہ پاؤن پیدا نہ ہات پیدا

بلاکے ہمکو سرا پچونکے وہ بیٹھے اندر ہین چھپکے ہی ہی / ہو پردۂ غیب فاش اوسکا یہہ کی ہے جسنے قنات پیدا

حساب کے دل سے کیا ڈرے ہی تیرے پیمبر ہین ایسے رافت
کہ جنکے اعداد نام سے ہی حساب کرلے نجات پیدا

بدلکے پھر قافیونکو رافت غزل سنا دے ہین ایک اچھی
کہ تیرے شعروںمین ہوتے ہین کچھ عجب طرحکے نکات پیدا

خطوط دنیا سے دل ہوا ہی کچھ اسطرحکا اچاٹ پیدا
کہ جسنے برگ گیہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا

جمی ہی گردمسی جولب پر تو لعل ہی بسکہ یہہ مکدر
کروں صفا اسکی حکم گرہو زباں مین چاٹ چاٹ پیدا

وہ تیغ ابرو نہین غضب ہے کہ جسنے بیدم عجم عرب ہے
کہاں سروہی مین ہند کی ہی نظر کرو تو یہہ کاٹ پیدا

جو رشحۂ رحمت الٰہی تو چاہیے زاہد تو جا نہ دریا
پئے مصلے اہم اشک ریزونکے کر تو دامن کا پاٹ پیدا

بلجۂ عشق پار کیونکر لگینگے ہم یہاں تو ہی یہہ طوفان
نہ ناؤ کا جسمین کچھ نشان ہی کہین نہ جسکا ہی گھاٹ پیدا

عساکر صبر و ہوش و طاقت اڑا دیے ہے پلٹن مژہ سے
برائے قتل جہان ہوا ہی عجب ہے ایک طفل لاٹ پیدا

بہ پرسش بادہ کریان مساوی ہی اتقا و عصیان
صراحیٔ فیض حق کی زاہد نہین ہے دو جگہین داٹ پیدا

رہے ہی مصروف رات اور دن نگاہ و شام آن و پل شنا ہین
نہین ہے ہندیکا دل یہہ صاحب ہوا تمھارا ہی بھاٹ پیدا

بدلکے پھر قافیہ غزل پڑھ کہ تو ہے شیرین کلام رافت
نبات ابیات کی تیری بس ہوئی ہی انکو بھی چاٹ پیدا

متاع عیش اپنے گھر کہاں ہی مگر ہی غم کا اثاث پیدا
در اور دیوار خانہ سے یہاں سدا ہی بس الغیاث پیدا

حماقت سخت ہے جو جا جا ادھر ادھر ہووین مستغاثی
محمد الطحی سا اپنا جہاں نہین جب ہو غیاث پیدا

اٹھو نہین یارب تیرا ہی جو یا تیرا ہی والا تیرا ہی شیدا
قبور سے مُردگانکا جب ہو پس از فنا انبعاث پیدا

گرسنۂ وصل ہم ہین ایسے کہ تا قیامت نہ سیر ہووین
اگر وہ آوین تو دیکھ لیوین کہ کب ہین ہم سے غراث پیدا

۱ کال ۱۲

بدل قوافی سنا دہ رافت تو شعر پُر درد جنکو سنکر
الم یہہ پہنچے کہ عاشقون کی زبان سے ہو الغیاث پیدا

یہہ کنج تاریک اپنی خاطر کیا ہی الفت نے آج پیدا
کہ جسمین جز چاک سینہ روزن نہ داغ دل چھٹ سراج پیدا

پھرے ہی گرتو فلک تو یون پھر کہ سب سے پھر جاے دل کسی کا
ہین جسکا محتاج ہون آ دہو میری طرف احتیاج پیدا

عبث ہی تدبیر اور لیکن جو ہو سکے تمسے تو عزیزو
یہہ درد ہجران ہو دفع جسے کرو کچھ ایسا علاج پیدا

یونہین ہی گر عشق درپئے جان تو جان لیجے کہ ہمکو راحت
نہ آج پیدا نہ کل ہو پیدا نہ کل ہو پیدا نہ آج پیدا

پس از فغان بھی طبیعت اپنی بھری نہ اسسے یہہ عشق یہان ہے
نہین ہے مزہ نیکی اپنی پروا ہوا ہی دھان یہہ مزاج پیدا

نہ مسندِ جم نہ افسرِ کی مجھے ہی درکار کاشش تیرا
ہو ظلِ دیوار و سایۂ در میرے لئے تخت و تاج پیدا

وہ اچپلاہٹ سے بزم مین وہان نہین ٹھہرتے ہین ایکعنوان
با اضطراب دلی ہوا یہان ہمین ہی کیا ارتجاج پیدا

نگاہ قاتل کی تیغ بران وہ ہے غضب غیر سنگ سرمہ
کہ کر سکے جسکو کوئی صیقل نہ جسکے لایق ہی ساج پیدا

جدی ہر انسانکی خاصیت ہے ہین گو بیک قطرہ جیسے پانی
کہین ہے عذب فرات پیدا کہین ہی ملح اجاج پیدا

ہی ہجر مین وصل کا تصور بوصل ہجران کا غم رہے ہے
کیا ہی ضدین نے یہان کچھ عجب طرح امتزاج پیدا

برنگ آئینہ خانہ عالم ہماری نظرون مین ہو رہا ہی
ظہور خورشید رو کا اپنے یہان بہر یک زجاج پیدا

غزل قوافی بدل کے رافت سنادے اور ایک تازہ مضمون
کہ تیرے اشعار نے کیا ہی عجب طرحکا رواج پیدا

بھرے بھرے اونکے دیکھہ عارض نہ کیونکہ ہو شوق باج پیدا
یہ جس سے حاصل یہہ آرزو ہی وہ جلد سے ہووے کاچ پیدا

وہ قوس ابرو نہین بلا ہی نشانہ جسکا کہ دل ہوا ہی
نہین ہی شہر کمانسے لیکر کمان یہہ تا بہ چاج پیدا

کلام سے کیون نہ دل لبھاوے پیام کیون ہوش اڑادے
کیا ہی باتونمین اپنے اوسنے عجب ہے کچھ لاغ و لاج پیدا

تصور اپنے بتون ہے جو ہر دم کسیکے وہ رقص کا جو عالم
تو کیا کہون پیش چشم ہمدم رہے ہے پریونکا ناچ پیدا

تمہارے قد کا ہو گر تصور بنزع الغیرتِ صنوبر
تو خود بخود بعد مرگ ہووے مزار پر کیون نہ کاج پیدا

مزاج دانِ ازل نے کیا کیا موافقِ طبع کر دیا ہی
میرے پہننے کو ٹاٹ پیدا تمہاری پوشش کو گاج پیدا

غزل بدل قافیہ سنا پھر کہ ہند مین تو ہوا ہی رافت
نظامی و جامی اور سعدی سحابی و بابا رجاچ پیدا

بساغر چشم مست کر دی کہ تا ہو یہان انشراح پیدا
ہو راحت روح جسمین ساقی میرے لئے کر وہ راح پیدا

وجود نیکی کا تیرے پیارے بدی سے اپنی ہی جلوہ فرما
غفور کہتا نہ تجھہ کو کوئی اگر نہ ہوتا جناح پیدا

ہر ایک سرو چمن بگردن برنگِ قمری ہو طوق افگن
اگر ہو پردہ سے برق آسا گلے کا تیرے وشاح پیدا

وہ فن بتاؤ وہ ڈھب سکھاؤ کسیکو آتا ہو گر عزیزو
ہمارے اور اونکے درمیان ہو جو باعث اصطلاح پیدا

نہ اسکی تیغِ نگہ کے آگے ٹھہر سکے ایک پل بھی رستم
بہادرانہ ہزار ڈھب کے کرے اگرچہ سلاح پیدا

رہے ہیں بیتاب رات دن ہم ہو وصل اسسے گر ایسی یا رب
صباح پیدا رواح پیدا رواح پیدا اصباح پیدا

یہان تو ہر بال مرغ دل کا وبال جان ہی بنا رہائی
فضائے مقصود پر ہون طیران کہان ہین ایسے جناح پیدا

ہی اپنا معمور خانۂ تن جو نور سے تیرے قبلۂ من
تو سجدہ گاہ ملک نہ کیون ہون ہوا ہی ہم مین ضراح پیدا

بزور بازو نہ اسکو پایا جو تھک رہے تو وہ آپ آیا
شکستہ بال سے یہان تو ہوا جناح نجاح پیدا

غم جدائی سے ہو کے بیکل گیے بصحرا گیے بگلشن
پھرون ہون تا کسی طرح سے ہو باعث ارتیاح پیدا

ولے ملال طبیعت اپنا جو ہی سو ہے کیا کہون کسے جا
نہ سینے کو انشراح پیدا نہ دلکو ہی افتتاح پیدا

لگا دے شمشادِ شعر موزون بدل قوافی تو اسمین یارب
عجب طرحکی غزل کی تو نے یہہ کی ہی رافت براح پیدا

ہی عزم گلگشت کسکا جو یون شجر شجر ہی طباخ پیدا
نمود ہی رنگ ضحک گل گل ہی نازکی شاخ شاخ پیدا

تصور سرو قد جانان جو مردن تہ زمین ہو
تو کیون نہ بالائے چرخ اپنا بزیر طوبیٰ ہو کاخ پیدا

جلین نہ پھر کیونکہ تجھسے ملکر کیا ہی صانع نے ای ستمگر
بشکل شعلہ ترا سراپا میرا بدن مثلِ تاخ پیدا

بہ گنبد خیرہ چرخ یہان تو ہی انقباض طبیعت از بس
آلہی جنت مین اپنی خاطر مکان کیجو فراخ پیدا

غزل بعشقِ بتان سنادے بدل قوافی ایک اور رافت
عجب طرحکی زمین تو نے یہہ کی ہی اب سنگلاخ پیدا

عدو بباطن ہین ظاہرا جو کرین ہین راہ و داد پیدا
کسیکی یہہ دوستی پہ رافت ہمین ہو کیا اعتماد پیدا

آلہی ایسا ہو خود بخود کچھ کہ میرے اور انکے درمیان ہو
موافقت دوستی محبت یگانگت اتحاد پیدا

غریب مفلس بدشتِ الفت پھرون ہون آوارہ اسطرح مین
کہ زاد پیدا نہ راہ پیدا نہ راہ پیدا نہ زاد پیدا

مرین تو بن آئی کیا مرین ہم جئین تو کسطرح سے جئین ہم
کہ دشمن جان ہوا ہی دلنے کیا ہی ایسا عناد پیدا

خراج بیت المعمور جو فلک پر کعبہ کے مقابل ہے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۲

مرید اس پیر کا ہون جسنے کیا ہی ارشاد یہہ کہ حقنے
کیا ہی فضل کیا ہی وہی کیا ہی ہمکو مراد پیدا

دو چار اس زلف و رخسے یارب ہو نمین دن رات تا ہو جگمین
سواد پیدا بیاض پیدا بیاض پیدا سواد پیدا

بعلم رقصِ ماہر و یان جلین ہین جو جو کہ سوختہ جان
غبار اونکا پس از فنا ہی بصورتِ گرد باد پیدا

بدلکے پھر قافیہ غزل پڑھ کہ رشک ہے تیری شاعری سے
ہوا ہی فنِ سخن مین رآفت تو بے بدل اوستاد پیدا

عجب عجب دوستی ہین تب ہون نئے نئے التذاذ پیدا
جو یار ہووے شفیق پیدا حبیب ہووے ملاذ پیدا

جفا ہی گو طینتِ بتان ہین و لے خلافِ قیاس یارب
وفا شعار ایک یار کردے ہماری خاطر تو شاذ پیدا

بہا تھا سیلِ سرشک مجنون بہجر لیلی کہ دیکھ اب تک
ہین جو جو جنگلمین چشمے جاری اسیکے ہین یہہ اخاذ پیدا

تو ہی ہی پشت و پناہ اپنا تو ہی ہی ملجا تو ہی ہے ماوا
نعوذ باللہ منہ گر ہو کہین تیرے بن معاذ پیدا

ہین قطع و پیوند کے یہہ معنے کہ وصل ہوتا ہے تب خدا سے
جو ماسوی اللہ سے ایگریز و ہو صورت اخذ پیدا

خدا کو یو جو خطاب تو ہو اسنو بسمعِ قبول لوگو
پرستش غیر حق ہین مت تم کرو رہ اتحاد پیدا

روی بدل رآفتا غزل پڑھ کہ اس زمین مین عجب طرح سے
کیا ہے تیرے فکر نے ہی نفوذ پیدا انفاذ پیدا

طرح طرح کے لباس سج سج کرین فروغ اب ہزار پیدا
ولے تیری ہی کہانسے خوبان کرینگے دھج اِی نگار پیدا

جو تیرے گل کھا کے مر گیا ہی مزار پر اُسکے غل مچا ہی
کہ خود بخود وہان عجب مزہ سہ ہی تختہ لالہ زار پیدا

ہون غرب سے تا بہ شرق کیا کیا قیامتین عالم کی خرق بکتا
اگر ہو پردہ سے برق آسا وہ مہر رخسار یار پیدا

جنونکے ہاتھونسے ایگریزان ہین لبسکہ پر اضطرابِ نادان
کہان ہے ہم دامن و گریبان کرین نیا بار بار پیدا

سمانہ بجلی نہ اور گھٹا ہی سما ہماری بس آہ کا ہی
گھٹا کی صورت دھوان گھٹا ہی شرار ہی برق وار پیدا

تمہارے بیکس کلے یہہ عالم کہ روز ہے بکنج ماتم
نہ جسکا مونس نہ جسکا ہمدم نہ یار اور غمگسار پیدا

پھر اجو کوئی بصد قلق ہی تو خونسے ہر خار جون شفق ہے
ہوئی بوادی لق و دق ہے عجب طرح کی بہار پیدا

پھوڑونگا لیکے دل گیا تھا سو ہاتھ آیا ہی ہاتھ تیرا
گما گما دتو نین اپنا ہوا ہی اب قر صندار پیدا

بدل قوافی غزل سنا دے سخن کا رنگ اور ہی رچا دے
نئی نئی طرز سے بٹھا دے تو رافتا اب کے بار پیدا

خراب آباد سب ہین اس سے اسی شہر اور اجاڑ پیدا
اوسی سے بستان اوسی سے ویران اوسی جھاڑ اور پہاڑ پیدا

جو اوسکو دیکھین تو کسطرح سے جو جھانکین تاکین تو ڈھپ نہین ہے
کہ جسکی دیوار مین نہ روزن کواڑ مین بھی دراڑ پیدا

مین کشتۂ قد کا تیرے تا اڑا مزار آ بر رشک سرو وہان ہے
جہان بیابان لق و دق ہین ہوا ہی اک نخل تاڑ پیدا

یہہ تجھین ای رشک حور گل کھا بہار پر نخل تن ہوا ہے
کہ صحن باغ جہا نمین ہوگا نہ اس روش کا ہی جھاڑ پیدا

تو قاصد دیکے خط انکیجو زبان سے کچھہ قیل و قال اسے
کہ ہوتی ہی بات بات مین وہان غضب لکھاڑ اور پچھاڑ پیدا

نہ ہٹ ہٹا نیسے مردمانکے نہ ہل ہلانیسے آسمانکے
بکوئے جانان جگہہ کر اپنی دلا قدم گاڑ گاڑ پیدا

عروس مضمون لا اٹھا دے طلسم پردیسے کچھہ دکھا دے
کی اس زمین مین جو تو نے رافت نئی روکی یہہ آڑ پیدا

میان معشوق و عاشق اب ہے عجب ہی ناز و نیاز پیدا
ادھر ہی جیسا نیاز پیدا اودھر ہی ویسا ہی ناز پیدا

یہی تو بس عشق کا مزہ ہی اسی مین کچھہ لطف ہو رہا ہی
یہان ہی الفت کا سوز پیدا وہان ہی نفرت کا ساز پیدا

تمھارے رونیٹے رہی ہی خدا رسی اکچشم تر یہی ہی
جو ہمنے مخفی کیا ہی دلمین کہین نہو وے وہ راز پیدا

جلو انکو جسنے گلا دیا ہی گلو نکو جسنے جلا دیا ہی
تمھارے مضطر کی آہ مین ہے یہہ قہر سوز و گداز پیدا

کیا ہی عالم نے خرق خرقہ کی اور دستار تار تار اب
یہہ برق آسا ہوا ہی پردیسے کونسا عشوہ ساز پیدا

جو اعتدال آپکے ہی قد مین کرو ڑ مین لاکھہ مین نہ صد مین
کسیکو کوتہ کیا خدا نے کیا کسیکو دراز پیدا

تمہونکو دیکھے سے ایک جلوہ نظر پڑا ہے ہمین خدا کا
یہہ سچ ہی کیا جانتے حقیقت اگر نہ ہوتا مجاز پیدا

شہود تیرا بچشم سر ہو ہر ایک ار کا نین میسر
حضور رافت کو ہو وے یارب یہہ درمیان نماز پیدا

غزل پڑھہ ایک اور عاشقانہ بدل کے حرف ردیف رافت
بزمرۂ عاشقان ہوا ہی بڑا ہی تو عشقباز پیدا

بہجر امید وصل کیا ہو یہان تو ہر دم ہے یاس پیدا
بغیر حرمان و نا امیدی نہین ہی کچھہ اپنے پاس پیدا

ہوا خطِ سبز پر تمہارے جو زہر کھا کر ہی ای پیارے
ہوئی ہی کیا سبز سبز دیکھو مزار پر اسکے گھاس پیدا

دکھائیں زلفیں جو اپنی اُسنے شب دو شنبے کا وعدہ سمجھا
عجب طرحکا دل اپنا یار و ہوا ہی ایما شناس پیدا

سرور کس شکل اوسکو آوے شب خوشی کیونکہ یہہ دکھاوے
ہوا ہے روزِ ازل سے اپنا دل حزین تو اُداس پیدا

پہنتے ہیں گاہ سُرخ جوڑا گہے گیا ہی گہے وہ دھانی
فریب دینے کو دلکے کرتے نئے نئے ہیں لباس پیدا

یہہ یاد جانان ہی یا بلا ہی کہ جسّے دلکا یہہ حال ہے
کہ ہوش اڑ جاتے بس ہیں ہیں جو ہوتے ہیں ٹک حواس پیدا

نہیں معانی ہیں رکھتیں لاکھوں کروڑ نکتے بنظم لاویں
ولے کریں کیا نہ نکتہ رس ہی نہ کوئی معنی شناس پیدا

بدل قوافی کو اور مطلع لکھو نہیں رافت اگر قلم سے
تو دست بستہ ہوں لاکھ مضمون ابھی میرے اشپا ہیں پیدا

یہہ عالم اضطراب ہمکو بعشقِ جانان ہو کاش پیدا
کہ نالۂ پر خروش جاوے تو آہ ہو دل خراش پیدا

یہہ کسکی آنکھونکا تھا تصوّرِ عدم میں ہمکو ہی صد تحیّر
جو شکل بادام دل ہوا ہی ازل سے اپنا دو قاش پیدا

چھپا کے منہہ جسکو تمنے مارا وہ چھپ گیا ہی جہانسے ایسا
کہ ہوتی ہی بس نہیں ہی ہی کسی نمط اسکی لاش پیدا

غم اوسکو وہ غم کو کھا رہا ہی ہو تشنہ آنسو بہا رہا ہے
فقیر و قلّاش کی تمہارے عجب یہہ کی ہی معاش پیدا

میں جسکا بندہ اوسیکا تو ہی تو جسکا بندہ اُسیکا میں ہوں
کیا خدا نے مجھے تجھے ہی دلا عجب خواجہ تاش پیدا

مریضِ غم کی تیرے عیادت کرے کوئی کیا عجب ہے حالت
کہ قوت ضعف لاغری سے ہے آپ پنہان فراش پیدا

تو رافتا شاعر کہیں ہی غزل بدل قافیے کو پڑھ پھر
نئے نئے ہونگے لاکھ مضمون جو تونے کی ہی تلاش پیدا

گلا نہ کیوں کاٹ مر رہیں ہم کہ ہاں ہو خاک اختصاص پیدا
کئے ہیں عاشق انھوں نے اتنو گلی گلی خاص خاص پیدا

نہ دل چھٹا ہی نہ جی چھٹا ہی نہ تن چھٹا ہے نہ سر چھٹا ہے
کمندِ کاکل سے تیرے مجھکو نہیں سرِ مو خلاص پیدا

جو خون کیا تونے میرے جیکا تو خوف کھتا ہے کیوں کسیکا
کہ کوئی ای قاتل جفا جو نہو گا بہر قصاص پیدا

خواص پنہان عوام پیدا ہوئے بعدِ رسولِ اکرم
ظہورِ مہدی سے کر الٰہی عوام پنہان خواص پیدا

چھپے سے انکو ہیں دکھاتا ہوا کوئی شخص آہ ایسا
نہ خاص پیدا نہ عام پیدا نہ عام پیدا نہ خاص پیدا

یہہ قافیہ مہملہ ہی رافت اِسے تو کر معجمہ غزل پڑھہ
عوام دین داد یا نہ دین تو ہوا ہی بہر خواص پیدا

ہون زلف و گردنکی تیری اگِل جو ٹک سواد و بیاض پیدا
جو ناقہ لیلی کا آن نکلا بدشت مجنون تو پھر کہون کیا
تمھارا دیوانہ بال کھوُلے مقیم صحرا ہے یونکہ کی ہی
جو عہد توڑو تو دور کیا ہے جو قول چھوڑو تو کیا گلا ہے

تو سمجھین ہین پیش چشم ہر دم طرحطر حکے ریاض پیدا
کہ وہ ہین نازِ نگاہ مجنون ہوا الشکلِ اباض پیدا
برائے پوشش گلیم پیدا برائے فرش اک اراض پیدا (راستہ)
کہ آپکی شکل سے تو پیارے ہے صورت انتقاض پیدا (قالیچہ)

غزل بدل قافیہ سنا دے جلا ہے تو ہمکو بھی جلا دے
کہ تیرے شعر و سخن مین رافت غضب ہے کچھہ انتضاض پیدا (جلجانا)

ہوُ دلکو کیا انبساط پیدا جو وصل کی ہو صراط پیدا
کیا تھا کیون اختلاط پیدا جدا جو ہونا تھا تمکو پیارے
ہو دلکو کیونکر نشاط پیدا نہین ہے آرام جان وہ بر مین
کرا سے ٹک احتیاط پیدا دلا یہہ دنیا ہی سّم قاتل
نہین ہے گھر مین رہاط پیدا تمھارے عاشق کے خر تعشق
ہو کیون نہ دلکو خباط پیدا جو دیکھین تجھکو نہ ای پریرو
کر اُس مژہ کی خیاط پیدا جو ٹانکے جرّاح زخم دل کو

جو وصل کی ہو صراط پیدا ہو دلکو کیا انبساط پیدا
جدا جو ہونا تھا تمکو پیارے کیا تھا کیون اختلاط پیدا
نہین ہے آرام جان وہ بر مین ہو دلکو کیونکر نشاط پیدا
دلا یہہ دنیا ہے سّم قاتل کرا سے ٹک احتیاط پیدا
تمھارے عاشق کے خر تعشق نہین ہے گھر مین رہاط پیدا (اسباب)
جو دیکھین تجھکو نہ ای پریرو ہو کیون نہ دلکو خباط پیدا
جو ٹانکے جرّاح زخم دلکو کر اُس مژہ کی خیاط پیدا

روی مین کر کر نقاط پیدا سنا غزل اور بھی تو رافت
سنا غزل اور بھی تو رافت روی مین کر کر نقاط پیدا

بجانب غیر آپنے جو کیا ہی ہر دم لحاظ پیدا
عجب نصیب اور عجب ہے قسمت عجب ہین بخت اس دل حزین کے
فدا ہین یا تو نہ ہم جنونکی عجب مزہ ہے کہ بس اُنھونکی

خدا کرے او سکے اور تمھارے ہو درمیان سو کظاظ پیدا
ہجوم غم چار سو سے ہووے ذرا ہو فرح کمناظ پیدا
نہین زبان سے ہمارے حق مین بغیر ستم و غظاظ پیدا (گالی سخت الٹائی)

روی بدل پھر غزل سنا دے تو طبع کا زور ٹک دکھا دے

کہ بازوئے فکر مین ہی رافت تیرے بقوت غلاظ پیدا

ملاپ مین تیرے انکے ہووے نہ صورت انقطاع پیدا ‌ ‌ شب وصال آئی تو نہین ڈر ہنووے روز وداع پیدا

الہی مدتین وہ ملے ہین ہی رات تھوڑی بہت گلے ہین ‌ ‌ نہ صبح کی ہو بیاض ابھی اور نہ مہر کی ہو شعاع پیدا

کہے دن آنیکو شب ہو مانع نہ جائے یہہ او نہ یہان وہ آوے ‌ ‌ میان لیل و نہار یارب یہہ حشر تک ہو نزاع پیدا

سر اوسکے زانو پہ دھر رہا ہون لئے وہی خوف کر رہا ہون ‌ ‌ وہ جائیگا گھر تو جاونگا میر یہہ ہو گا مجھکو صداع پیدا (دردسر)

یہہ شب ہی جبتک ہے بادہ خواری ہی اتنی پھر اوسکے بعد خواری ‌ ‌ بھریگا صاع حیات اوسیدم ہوا جو خور کا صواع پیدا (جام)

نئے نئے قافیونمین رافت اسیطرح ریختے لکھے جا
کہ تیرے ذہن رسا ہی پیر سخن سے ہے اختراع پیدا

بکنج تاریک غم ہی کیا ہی ہی عشق کا دلمین داغ پیدا ‌ ‌ چراغ کی احتیاج کیا ہی ہما گوہر شب چراغ پیدا

جو سیر گلزار دیکھنی ہو تو دیکھ لو آکے بے تکلف ‌ ‌ کیا ہی کھا کھا کے گل کسینے عجب ہی سینہ مین باغ پیدا

جو ہمکو پروانہ ہو کسیکی تو سبکو پروا ہو پھر ہماری ‌ ‌ جہانمین تب ہو فروغ پیدا جو اسطرح ہو فراغ پیدا

چمک پہ جگنو کی بس تمھارے موئے ہین جو جو کہ ای پیارے ‌ ‌ عجب ہے کیا خاک سے انھونکی ہو گوہر شبچراغ پیدا

جو جی گنوا دے وہ تمکو پاوے وہ پاوے جی جو گنوا دے تمپر ‌ ‌ ملاپ کا آپکی عجب ہے کیا ہی تمنے سراغ پیدا

بگوشۂ چشم مستعار اب نگہ نہین سوئے باغ کرتا ‌ ‌ تمھارے شیدائے زلف نے اب کیا ہی ایسا دماغ پیدا

جو کھینچکر آہ جل گیا ہی یہہ خاک کا اوسکی ماجرا ہی ‌ ‌ گہے نمودار وہان ہی گلخن گہے وہان ہی اجاغ پیدا

اوسی سے دوزخ بہشت سب ہین اسی سے خوب اور زشت سب ہین ‌ ‌ ہوا ہی طاوس جسنے ظاہر کیا ہی اسنے ہی زاغ پیدا

غزل بدل حرف قافیہ پڑھ چمک کے مضمون ہین جسمین رافت
بمحفل شاعران ترا ہی فروغ مثل چراغ پیدا

اگر ہو پردیسے برق آسا وہ عارض صاف صاف پیدا ‌ ‌ تو شور و غوغا بربع مسکون ہو قاف سے تا بقاف پیدا

عجب محبت کا کھیل دیکھا کہ جسمین باہم نہ میل دیکھا ‌ ‌ ادھر ہے میل طبیعت اپنا ادھر ہے صاف انحراف پیدا

جو نامے پر نامہ لکھ لکھ کرین روانہ رقیب کو وہ ‌ ‌ تو شکل خامہ جگر مین غمسے نہ کیون ہوا ہے شگاف پیدا

جو جلوہ آرا ہو روز و شب تم تو کیون نہ عالم کے ہوش ہوگم
کہ دنکو ہو انکساف پیدا ہو راتکو انخساف پیدا

کوئی کہے حور کی ہی چشم اور کوئی کہے نور کا ہی روزن
ہوا سے کپڑا اگر الٹ کر ذرا کبہی ہو ناف پیدا

کوئی ہی رخ کا ترے دیوانہ کسیکو زلفون کا تیرے سودا
میانِ اسلام و کفر ہووے نہ کسطرح اختلاف پیدا

کہین ہی قصہ کہین ہی جھگڑا کوئی کٹے ہی کوئی مرے ہے
تمہارے رخسار صاف پر ہی جہانمین اک مصاف پیدا

نہ کیونکہ بھونچال ہو جہانمین ہو رنبرشِ خن زمین مانمین
تمہاری ابرو کی زہر دادہ دو تیغین ہین بغلاف پیدا

نئے قوافی مین شعر بازی دقیق مضمونکی کیجے رافت
نکات اشعار مین خدا نے کیا تجھے موشگاف پیدا

کیا ہی خلاق نے تمھین بس یہہ تو و خوبی مین طاق پیدا
کہ آپکے بال بال مین ہی خلاق پیدا خلاق پیدا

مطلع دیگر

نہ کیونکہ گردونِ دو نسے ہووے نفاق بعد از وفاق پیدا
کہ پہلے واو و فاق اسمین ہی بعد نون نفاق پیدا

فلک کرے نجم اپنے قربان ملک کہے نور حق ہی خشان
نقاب رخ سے اگر الٹ کر کسیکا ہووے براق پیدا

مثال گردون تو اسکی کیا دون جو وصف لکھون تو کیا لکھون
کہ جسکی قدرت کا ایک آیہ ہی چرخ نیلی رواق پیدا

تھین مینتین لاکھ لاکھ اٹھائین کروڑ منتین تھین مانین
سو وصل کی آج شب ہوئی ہی پس از ہزار اشتیاق پیدا

کہین الٰہی سحر نہووے جدا وہ نورِ نظر نہووے
جو حشر آوے تو آوے لیکن نہ کیجو روزِ فراق پیدا

عدو نہ کیون داغ رشک کھاوے عرق عرق ہو کے شرم سے اب
کہ شہرۂ شعر تیرا رافت ہے ہند سے تا عراق پیدا

سنا دے حرفِ روی بدلکر غزل تو ایک اور بھی کہ رافت
کیا ہی اس فن مین حق نے تجھکو عجب ہی یکتا و طاق پیدا

بن ادسکے ہمکو درون بِرون ہو قرار و آرام خاک پیدا
کہ سینہ ہی پارہ پارہ پنہان گریبان ہی چاک چاک پیدا

نہ چین اٹھتے نہ بیٹھتے کل نہ صبر و آرام چلتے پھرتے
ہی دل کے ہاتھو نسے ناک مین دم ہوا یہہ درد ناک پیدا

جو روے یکدم یہہ چشم پرنم تو جوش زن ہووین اسطرح ہم
کہ آب ہی آب ہووے ہمدم سمک سے لے تا سماک پیدا

نہ سدھ طعام و شراب کی ہی نہ خواب و آرام ہی الٰہی
نہ جانے ہی کیون ٹکٹکی سی دلمین ہوئی ہے یہہ کسکی تاک پیدا

غزل قوافی بدل سنا دے تو اور بھی رافت اس زمین مین
کہ تیرے ہے زور شاعری کی عجب ہی عالم مین دھاک پیدا

میرے سوا دل لگے نہ اُسکا ہی دلمین جسکے کہ لاگ پیدا
وہ اسطرف بھاگ بھاگ آئے وہ ہون اپنے یا رب یہہ بھاگ پیدا (نصیب)

کسیکی الفت نہو کسیکو الٰہی لگا لگے نہ جی کو
ہوئی ہی جبسے کہ لاگ پیدا ہی دلمین اپنے اِک آگ پیدا

نہ کیون ہو بیزار زندگی سے گذرتے اِس شکل مین ہین جی سے
کہ اونکی کاکل سے ناگنی نے بس کیا ہی کیا کیا سہاگ پیدا

خیال مطرب کے ہین رو رو جو نوحہ گر ہووین مضطرب ہو
صدائے اقرا مین تو ہمارے عجب طرحکا ہو راگ پیدا

نہین ہے روئے عرق فشان پر کسیکی زلفِ سیاہ رافت
ہوا ہے یہہ اوسکے چاٹنے کو خدا کی قدرت کا ناگ پیدا

نئے قوافی مین پھر غزل پڑھ کہ گہنہ مشاق ہی تو رافت
بجانِ عشاق تازہ ہوتی ہے تیرے سخن سے لاگ پیدا

مطلع اوّل

چبا چبا کر ہی پان کسنے کیا دہن لال لال پیدا
کہ غنچہ سان جی ہی جی مین خون پی ہوئے ہو بدل صد ملال پیدا

مطلع دوم

بلائے جان زلف ہی کا اُنکے ہوا تھا کیا بال بال پیدا
نمود خط ہو چلا تو اور ہی ہوا ہی جس کا وبال پیدا

مطلع سیوم

خدا ہی جانے یہہ کس پری کا ہوا ہی دلمین خیال پیدا
کہ دم مین دم ہی نہ جانمین جان ہے ہوا ہے ایسا ملال پیدا

اکڑ کے شمشیر لیکے چلنا نکالنا جی ہی جب نکلنا
کرین ہین نام خدا وہ ابتو نئی نئی چال ڈھال پیدا

وہ دل لبھانا وہ جی اڑانا پر ہے کتی قاتل یہہ قہر دیکھو
قدم قدم پہ کٹے ہین لاکھون اب سنے کی ہی تیغ چال پیدا

باب تیغ اپنے تشنہ لب کو تو سیر کردے کہ اس مزے کا
نہوگا آبِ حیات پیدا نہوگا آبِ زلال پیدا

گھمنڈ کیون حسن پہ رکھو ہو غرور جوبن پہ کیا کرو ہو
سنا یہہ تمنے نہین کہ ہر اک کمال کو ہی زوال پیدا

برائے صیدِ طیورِ جانہا ہوا ہی تیار دام و دانہ
نہ خال اُس رخ پہ ہی نمایان نہ زلف ہے وہ نہ خال پیدا

بدل کے حرفِ روی غزل پڑہ اک اور بھی حسب حال رافت
بفنِ اشعارِ عاشقانہ کیا ہی تونے کمال پیدا

جہان کہ کوسون اِدھر اُدھر کو نہین ہی انسانکا نام پیدا
اُس آہ صحراے لق و دق مین کیا ہی دل نے مقام پیدا

بغیر رخسار و زلف جانان قرار و آرام ہمکو یاران
نہ شام پیدا نہ صبح پیدا نہ صبح پیدا نہ شام پیدا

کچھ ایسی اٹکھیلی سے چلین ہین کہ زیر پا لاکھون دل ملے ہین
شہید نازِ تغافل اپنے کرین ہین وہ گام گام پیدا

تک اپنے کوٹھے پہ چڑھکے دیکھو اُٹھی ہین لاشین یہین سے پُرخون
نشانِ جان دادنِ شہیدان ہنوز ہی زیر بام پیدا

ہزار شیشون مین اک پری ہی بوہم و ادراک پر بری ہی
عجب عجب رنگ و عکس بادہ ہی دیکھلو جام جام پیدا

بدردِ تنہائی مرگیا جو خدا کی قدرت یہہ ہے پہ دیکھو
کہ نعش پر اوسکی ہو رہی ہی عجب ہی اک اژدہام پیدا

جفا سے تونے جسے ہی مارا نشان تربت تو اوسکا بنوا
کہ درمیانِ انام تیرا وفا مین ہو کچھ تو نام پیدا

چھپا ہی پردے مین تو سو تجھپر یہہ مرمٹین ہین ہزارون عاشق
ہی رگ نہ ریشہ نہ بال پٹھا نہ اونکا لحم و عظام پیدا

چھپا نہ مضمون دلمین رافت غزل بدل قافیہ تو پھر پڑھ
کلام تیرے سے تا کہ ہووے جہانمین اک فیضِ عام پیدا

ہزار پردون مین جو ہی پنہان ہی اُسکا جلوہ ہر آن پیدا
جو اوجھل آنکھون سے ہو رہا ہی اوسیکا ہی دلمین دھیان پیدا

## مطلع ثانی

عیان ہی نام خدا وہ جگہ مین نہین ہی جسکا نشان پیدا
کہین ہین جسکو کہ بے نشان ہی اوسکی ہی سب مین شان پیدا

نہ کل ہی اک پل نہ چین اکدم نہ صبر لحظہ نہ ہوش لمحہ
گھڑی وہ تھی کونسی کہ جسمین ہوا ہی یہ خستہ جان پیدا

بہار کفش پریرخانکی ستارگانکی نہ پاوے ہرگز
جلو کو اک سے اپنی پھر پھر کرے ہزار آسمان پیدا

نگاہ قاتل کی تیغ بُرّان بلا ہی لیتیرہ سنگِ سرمہ
نہ ایسی شمشیر ہی جہانمین نہ اسطرحکی ہی سان پیدا

یہہ آرزومند وصل کی ہی تمہاری حالت کے سب ہین حیران
نہ جسمین آثار زندگی ہین نہ موت کے ہین نشان پیدا

جھپک کے مژگان بکارہا ہی وہ جسکو کیا کیا ابھارہا ہی
براتِ عاشق بشاخ آہو سنا تھا سو ہے اس آن پیدا

جو کچھ ہے تجھمین نہین کسیمین نہ حور مین ہے نہ ہی پری مین
یہہ قد یہہ خد یہہ ادا و عشوہ یہہ چھب یہہ غمزہ یہہ آن پیدا

اُٹھا نہ دل رافت اس زمین سے تھا قوافی نئے نئے پھر
تیرے سخن کا ہو تاکہ شہرہ زمین سے تا آسمان پیدا

لگائین وہ لاکھ زخم دلبر کرون ذرا اگر لگاؤ پیدا
بگاڑ مافی الضمیر وہان ہی ہو کسطرح سے بناؤ پیدا

جو ہاتھ پر ہاتھ مار کر تم گئے تھے وہ قول تو بھلائے
لپٹ کے ہم تم بطرز پھر گر کرین باہم ربط آؤ پیدا

جھپک کے مژگان جو بھون ہلا دین تو خنجر و تیغ وہ لگاوین
ہو زخم پر کیون نہ زخم ظاہر ہو گھاؤ پر کیون نہ گھاؤ پیدا

نئے نئے کیون نہ دل پہ ہون غم کہ وہ کرین نو بنو ہین ہر دم
بناؤ پیدا سنگھار پیدا سنگھار پیدا بناؤ پیدا

نہان ہین ارمان جو الٰہی ظہور ہین لاکھ بھین کہ انکو
جو اونکو دیکھا امنگ بھرے ہوئے ہین سو دل مین چاؤ پیدا

محیط غم مین پڑے ہین ایسے کہ اپنا اللہ ہی ہیگا بیلی
نہ جب کے کچھ گھاٹ کا ٹھکانا کہین نہ جسمین ہی ناؤ پیدا

لگی ہی کمبخت لاگ ایسی جہان کا یہہ حال ہی عزیزو
لگے ہی لاکھون طرح کی تہمت کرین ذرا اگر لگاؤ پیدا

ابھی سے رافت نہ دل اٹھاؤ غزل تم اک اور بھی سناؤ
ردی پر اسطور سے بٹھاؤ کہ ہووے جائے داؤ پیدا

کبھی ہی سینے مین درد پنہان کبھی لبو تک ہے آہ پیدا
کسیکے دل مین کسیکی یارب نہ کیجو ہرگز تو چاہ پیدا

ظہور فرما جو تجھکو دیکھین گلی گلی کوچہ کوچہ گھر گھر
تو داغ اپنے یہہ دل پہ ہووے نہ کیونکہ اے رشک ماہ پیدا

جو سبزہ خط پہ زہر کھا کر اٹھون جہان سے دکھ اٹھا کر
تو سبزہ اپنے لہلہا کر مزار پر ہو گیاہ پیدا

جفا رسیدہ ہمین نہین ہین انھونکی فریاد ہر کہین ہی
جدہر کو جاتے ادہر کو ہوتے ہزار ہین دادخواہ پیدا

کرین جو نالے اثر نہین ہی مرین تو اوسکو خبر نہین ہی
کسیکا محبوب ایسا یارب نہ کیجو غفلت پناہ پیدا

نہ ماہ تارو نہین یون نمایان نہ مہر ذرو یون نہین درخشان
بفوج خوبان دہر تم تو ہوئے ہو اک طرفہ شاہ پیدا

پچھاونی حسن کی دکھاتے وہ برق وش ہین چمک چمک کے
کہ دم مین مخفی ہین دم مین ظاہر ہین گاہ پنہان و گاہ پیدا

اٹھا اٹھا کوہ درد ہجران ہوا ہی گھٹ گھٹکے لاغر ایسا
کہ تیرے کاہیدہ تن کا تن ہی بصورت برگ کاہ پیدا

اوسی سے ہے انتظام عالم نمود عالم قیام عالم
تجمل و جاہ کے سبب سے ہے شاہ پنہان سپاہ پیدا

غزل بدل قافیہ سنا کر ایک اور رافت خموش ہوجئے
عجب طرح کے ہین آپ شاعر ہوئے بفضل اللہ پیدا

نہ کوئی ہمراز ہی نہ مونس نہ اپنا ہمدرد ہائے پیدا
نہ کیونکہ اس غم سے جی ہو بیکل زبان سے ہووے ہائے پیدا

سہین یہہ دردِ فراق تا کی جو اسّے چھوٹین توڑ دھب نہین ہے
تب درون سے جو جی ہو سوزان تو کیون نہو چشم زار نالان
وہ نکلے پڑ دیکھو نکہ باہر کہ ہووے دیدار کب میسّر
کچھ اب ہی لگا نہین لگایا قدیم سے ہے ہمین یہہ لپکا
رکھے سروکار رات اور دن جو تجھسے وہ اور کچھ تیرے بن
تمہارے دیدار بن جو روے وہ اوسی طلب مین جو جان کھووے

جہان کہ چھپ جائین جا ہی ہی کہین نہین ایسی جائے پیدا
جو غمکو مین کھاؤن دلمین پنہان تو غم مجھے کیون نہ کھائے پیدا
کہ بطن مادر سے بس جو دلبر ہوا ہی ہو نہہ چھپائے پیدا
کسی سے روزِ ازل سے اپنا ہوا ہے دلِ دل لگائے پیدا
نہ پائے ظاہر نہ پائے باطن نہ پائے پنہان نہ پائے پیدا
تو گور سے حشر مین بھی ہووے باین دعا ہاتھ اٹھائے پیدا

مورّخ و نکتہ سنج یکتا وہی ہی رافت بنظم ہمہ
ہین جسمین یہہ ہوش طبع پیدا یہہ عقل یہہ فہم رائے پیدا

للہ الحمد والمنہ کہ این غزلیات مسمّٰی بعقد پروین باہتمام
جناب فیضمآب قاضی دین رحیم و حلیم عبد الکریم صاحب
و جناب قاضی رحمۃ اللہ صاحب سلمہم الواہب
در مطبع نامی گرامی فتح الکریم
از نور طبع منوّر
گردید

تاریخ ۲۸ ماہ رجب
سنہ ۱۳۰۷ ہجری

الٰہی بیامرز این ہر سہ را مصنّف و طبّاع و خوانندہ را
کتبہٗ وفا

# دیوان دویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ چلاّئے ہی ہر مین دلِ مضطر اپنا
شہرۂ عشق نہ کسطرح ہو گھر گھر اپنا

ایک شعلہ سا میرے تن مین بھڑک اُٹھتا ہی
مُنہہ چھپا لیتا ہی جسدم وہ دکھا کر اپنا

اور ارمان نہین جی مین مگر یہہ ہی کہ یار
جبین جبتک رہے چوکھٹ پہ تیری سر اپنا

اپنی تقدیر کی خوبی ہی کہ کوئی تدبیر
یاد ایسی نہین جس سے ہو وہ دلبر اپنا

اندنون آئے ہوئے ہوش جو جاتے ہین اُڑے
خیر ہو لیکے گیا خط ہی کبوتر اپنا

امن مین صدمۂ کونین سے کیونکر نہ رہین
دین و دنیا مین وسیلہ ہی پیمبر اپنا

ابھی چپ ہو جے نہ رآفت کہ بہ تبدیل ردیف
پڑھئے شعر اور بھی دل تا کہ ہو خوشتر اپنا

ردیف ب

بندہ مرجائیگا تم جاؤ گے جو گھر صاحب
کہکے جانے کی نہ کیجے مجھے مضطر صاحب

بیٹھئے یہانسے نہ قصد اٹھنے کا کیجے کہ میرے
درد اٹھے گا ابھی دل کے برابر صاحب

باندھکر کیون ہو کمر چلنے کو تیار ہوئے
کچھ خبر ہی کوئی رہجائے گا مرکر صاحب

بن تمھارے کوئی گھر دیکھکے خالی خالی
مفت جی کھوئے گا بس آہ ہی بھر بھر صاحب

بات جانے کی نہ کہئے کہ مین مرجاؤن گا
ذبح کو میرے ہی تکبیر سے اکبر صاحب

بس چلے کچھ بھی گر اپنا تو یہی چین ہی بس
کہ نہ جانے دُون تمھین یہان سے مین دم بھر صاحب

بانکپن سے کج و وا کج نہ چلو بر پا یون
ہر قدم پر نہ کرو فتنۂ محشر صاحب

بخدا شعر میرے اور بھی رافت سے تم
سنئے ٹک دھیان لگا بیٹھکے ملکر صاحب

ردیف پ

پہلے گردن پہ میری پھیرئیے خنجر کو آپ
جایئے شوق سے پھر اپنے میان گھر کو آپ

پاس بدنامی ہی تو پاس نہ بیٹھو لیکن
اوجھل آنکھون سے نہ رکھو دلِ مضطر کو آپ

پاؤگے صاف مُوا آکے جو پھر دیکھوگے
میرے بالین سے خدا کے لئے مت سرکو آپ

پھر نہ آؤنگا یہہ کہتے ہو جو تم ہو کر گرم
آگ دُون کیون نہ لگا اپنے مین پھر گھر کو آپ

پیک وہان اوسکے بچھونے پہ گری پانکی سُرخ
لگ اُٹھا شعلہ یہان لو میرے بستر کو آپ

پھندے تیرے مین پھنسا طائرِ دل ہوبے پر
دام مین لائے طمع دل کے کبوتر کو آپ

پانچ سات اور بھی اشعار ردیفِ نو مین
رافت اب دیجیے سنا اس دلِ ششدر کو آپ

ردیف ت

تم رقیبون سے یہہ کاٹو ہو خوشتر دن رات
ہم نگہبانی ڈلمین ہوئے مضطر دن رات

تجھبن آہین ہین میری صور کی صورت گویا
صدمۂ حشر رہے کیونکہ نہ دلپر دن رات

تپ ہجران کی یہہ گرمی ہی درونِ سینہ
کہ پڑا جلتا ہی اپنا تن لاغر دن رات

تیرے رخسار پہ اور زلف پہ جو کوئی ہی عشق
اوسکو بیہوشی کے باعث ہی برابر دن رات

تم نے دانتون پہ دھواندھار جمائی جو مسی
یہہ بلا آئی کہ اندھیر ہی ہم پر دن رات

تو بہ تیری بھی عجب طور کی ہی ای رافت
لب پہ انکار ہی اور دلمین ہے ساغر دن رات

بجھکو رافت ہی اگر عشق تو پڑھ درد کے شعر
بیٹھا اس شکل سے کیون رہتا ہی ششدر دن رات

ٹکڑے دل ہو گیا کیا ہے تیر لاغر کروٹ
اوسی کروٹ ہی گیا تو جو دلاکر کروٹ

ٹوٹا ہی بار الم یہہ تیرے بیمار پہ آہ
کہ وہ بدلے ہی تو سو رنج سے لیکر کروٹ

ٹاٹ ہی پوشش عشاق خورش برگ گیاہ
بستر اوہن ہی جہان خار ہی ہر ہر کروٹ

ٹالکر مجھکو چھونے سے اٹھاتا ہی جو آج
گرم کرنی تجھے کہہ کس سے ہی دلبر کروٹ

ٹانکے زخمونکے وہین ٹوٹے ہین چٹ چٹ بقلق
لیتا ہی جبکہ تیرا زخمی مضطر کروٹ

ٹک خبر جلکے تو لے رافت بیمار کی آہ
اوسکو لیتے ہوئے مشکل ہی یہ بستر کروٹ

ٹک سنا اور بھی اشعار پڑا کیون ہی نڈھال
لیکے ای رافت زار آج تو دم بھر کروٹ

ردیف ث

ثابت الفت ہوئی پھر قید یہہ سہیری ہی عبث
پھاڑ کر کپڑے بیابان کو چلین گھر ہی عبث

ثمن ناز بتان ہووے تو ہو ورنہ میرا
دل عبث جی ہی عبث تن ہی عبث سر ہی عبث

ثانی یار نہ پاؤگے دلا عالم مین
سو بسو پھر تلاش آپ کا چکر ہی عبث

ثالث اور اک خلل پر نہ کہین ہو جاوے
درمیان میرے تیرے یہہ دل مضطر ہی عبث

ثمر عشق ہی ٹوک اسکو نہ رافت ہر بار
لخت دل آیا نہین اپنی مژہ پر ہی عبث

ثوب الفاظ دگرگون تن مضمون کو پہنا
رافت شعر کے کہنے مین تو ششدر ہی عبث

ردیف ج

جان تن مین یہہ کسی بن میری مضطر ہی آج
کہ کسی آن نہ کل چین نہ دم بھر ہی آج

جو وہین آپکی شمشیر نے جوہر دکھلائے
جامۂ تن میرا کیون خون سے احمر ہی آج

جشن کار وزہی منہہ دیکھین رکھہ آئینہ کہ یہہ
درمیان میرے تیرے سد سکندر ہی آج

جانب یار سے شاید کوئی آوے اپنا
ہو گیا خانۂ تاریک منور ہی آج

جم گیا خون دل زخم رسیدہ بدلت
تو وہ نادان چھپائے ہوئے ششدر ہی آج

جان و صبر و خرد و ہوش و حواس و تسکین
سب ہین کچھہ سہی خلل حال یہہ ابتر ہی آج

جور جانان کا بیان کیجئے کیا ای رافت
ایک آفت ہی کہ برپا میرے دلپر ہی آج

ردیف ج

جی مین ہی اور غزل کہئے بہ تبدیل ردیف
کہ فن شعر مین کون اپنے برابر ہی آج

چاک سے داغ کھلا جو دل مضطر کے بیچ
چمن نور کھلا وا چھڑے کیا گھر کے بیچ

چین ہی تب ہی تلک آپ ہین گھر مین جبتک
تم جو سر کے تو اٹھا درد وہین سر کے بیچ

چشم اسکے قد موزون پہ فلک دیکھہ کہین
نرگس حسن عجب ہی یہہ صنوبر کے بیچ

چال ڈھال آپ کی سی کبک دری کب پاوے
لاکھہ سر مارے پھرے کوہ کے اور بر کے بیچ

چاہ مین ساقی کوثر کی تو ہی ای رافت
تیری قسمت کا بھی تا جرعہ ہو کوثر کے بیچ

ردیف ح

ہی جنکے مضمون تعشق غزل تازہ سنا
رافتا پڑھہ بردیف نو و خوشتر کے بیچ

حضرت وصل مین پرآن ہوئی یہان سر سے روح
حیف ہی ہجر مین نکلی تن مضطر سے روح

حکم یکبار تو کرنا کہ مین آ دیدہ کرون
تا بلب آ او بت ترسا میری یہان تہ سے روح

حشر تک وہ نہ مرے جو کہ ترا لب چوسے
نکلے ممکن نہین اوسکے تن لاغر سے روح

حرکت یہان سے نکر گھر سے نجا باہر جان
کہ میرے تن سے نکلجائیگی اندر سے روح

حال بیتابی دل لکھہ نہین سکتے رآفت
کانپتی جسم مین اوس شوخ کے ہی ڈر سے روح

ردیف خ

لکھہ بہ تبدیل ردیف اور غزل بھی اِس جا
رآفتا کہتی یہی ہی دل ششدر سے روح

خون فصد اوسکے سے وہان جو ہوا نشتر ہی سرخ
یہان رگ جانکے لہو سے تن لاغر ہی سرخ

خد گلگون کے تصور مین ہون روتا تو عجب
حیرت افزا میرے ہر اشک کا گوہر ہی سرخ

خلعت اشک اسے کہتے ہین جلبل کے جو آہ
صورت شعلہ بدن پاؤن سے تا سر ہی سرخ

خم چڑھاتے ہین چشم شہاب آسا لعل
عکس لعل لب جانانسے یہہ ساغر ہی سرخ

خاک رؤنگا تیرے حال درون کیا کہیئے
آتشِ غمسے جگر صورت اخگر ہی سرخ

خانۂ یار ہی یا مقتل عالم ہی کہ وہان
سقف ہی بام ہی دیوار ہی اور در ہی سرخ

خواب مین شعلۂ قد کسنے دکھایا رآفت
کہ سراپا بدن اپنا ہوا جلکر ہی سرخ

خار غم جی مین چبا اور لکھون درد کے شعر
اشک خونی سے ورق جون گل احمر ہی سرخ

در و دیوار سے کیون اپنے نہ یہان سر سے بہ درد
پہنچا ایسا ہی ہمین ایک ستمگر سے درد

دست و پا مارتے ہین فرقتِ جانان مین پڑے
آہ اٹھتا ہی یہہ کچھہ دل کے برابر سے درد

دے سنانِ مژۂ یار خلش یون دل مین
جسطرح سے کہ رگِ جان مین ہو نشتر سے درد

دلکو آرام طپش سے ہو تو تڑپے ہی جگر
خانۂ تن ھمی نکلے ہی نہ جبس گھر سے درد

دمبدم کیون نہ روان ہووے لہو آنکھونسے
پہنچا ایسا ہی ہی اس عارضِ احمر سے درد

دیکھتا کیا ہی میرے چہرہ کی زنگت کہ تیرے
شکلِ جن عشق کا اُترا نہ میرے سر سے درد

درمیان جانکے رآفت ہی سمایا غمِ عشق
تنِ مضطر پہ کچھہ آیا نہین باہر سے درد

دور ہی یار سے بیکل ہی تو لکھہ اور غزل
رآفتا کچھہ تو ٹلے تا دل مضطر سے درد

ردیف ڈ

ڈھونڈھکر اوسکی خبر لادے ہمین کر نہ گھمنڈ
بال و پر پر نہ تجھے ہدہد ہی عبث کر نہ گھمنڈ

ڈوب جا بحر محبت مین ملے تا دُرِ وصل
عشق پر اپنے تو کر ای تن لاغر نہ گھمنڈ

ڈر خدا سے نہ جلا دل کہ رہیگا نہ یہہ حسن
اس چراغِ سحری پر تو عبث کر نہ گھمنڈ

ڈنڈ پر اوس در یکتا نے تو باندھا ہی نہین
اسقدر آپ پہ کر اتنا تو گوہر نہ گھمنڈ

ڈاب اوس شوخکو چمڑیکی اُسی کے ہی پسند
پوست پر اپنے کرے کیونکہ یہہ کانگر نہ گھمنڈ

ڈانک کہ بادلیکے تاش کے جوڑے چھوڑے
اتنا اس سادگی پر کیجے ستمگر نہ گھمنڈ

ڈول چہرہ کا ہی سب جلوہ گرِ وجہ اللہ
اپنی صورت پہ ہوا اس شوخکو کیونکر نہ گھمنڈ

ڈالکر طوق سکینت بگلو مار نہ دم
اپنی بیتابی پہ کر رافت مضطر نہ گھمنڈ

ردیف ذ

ڈھب کی انداز کی طرز اپنے کی پڑھ اور غزل
رافتا ایک تو رکھ اتنا ہنر پہ نہ گھمنڈ

ذکر نام اوسکا کرے جسکو نہ کیون کر ملتذ
دھیان مین جسکے کہ ہو رُونگٹا ہر سر ملتذ

ذوق اوسکے لب شیرین کا اٹھایا دل نے
دخل کیا ہووے بقند اور بشکر ملتذ

ذات ہے آپ کی جو فیض رسان عالم
لا کے تشریف یہان کیجیے ملکر ملتذ

ذبح ہاتھونسے تیرے ہووے تو پاوے معراج
واہ کیا بعد فنا ہو دل مضطر ملتذ

ذقن یار کا بوسہ بہ تصور جو لیا
ہو گیا کیا دل و جان و بدن و سر ملتذ

ذائقہ جسنے لب یار کا چکھا رافت
گو رہین اور وہ ڈونا ہوا مر کر ملتذ

ردیف ر

دہن یار نبات اپنا سخن نظم ہے قند
تا کہ ایک خلق ہو رافت اوسے سنکر ملتذ

روز و شب دل رہے یہان برہین کیونکر مضطر
اچپلاہٹ وہ دکھا کر گیا دلبر مضطر

راہ کے روڑ و نسے رو رو کے ٹپکتا ہون سر
ملنہ تو دیکھو کوئی ہو میرے برابر مضطر

رخنۂ در سے جھلک تیری جو گلشن مین پڑے
بیکلی گل کو ہو اور ہووے صنوبر مضطر

روئے زیبا نہ تیرا پردے سے نکلا باہر
کیون نہ دل اپنا رہے سینہ کے اندر مضطر

رات جب چار گھڑی وصل کی باقی رہی تو
دل و جان جان و جگر چارون ہون ملکر مضطر

رہتا ہے دلپہ قلق کل نہین بیتابی سے
تیرے جانے نے کیا ہے یہہ ستمگر مضطر

راحت اور چین سے کہتے ہین وہ معلوم نہین
یہان تو رہتے ہین غمین روز اور اکثر مضطر

رفتن یار کا سنتے ہی کہون کیا ہے ہے
اور ڈونا ہوا برہین دل مضطر مضطر

رافت اوس شعلۂ رخ پر جو کوئی شیفتہ ہو
وہ پس از مرگ بھی ہو کیونکہ نہ جلکر مضطر

رافت اک اور غزل درد بھری پڑھ ایسی
دل ہون عشاق کے بس جسکو کہ سنکر مضطر

ڑے نہین آڑ کے حایل یہہ ستمگر ہی پہاڑ
آئینہ توڑ کے ہی سدّ سکندر یہہ آڑ

ڑے کو اُس آڑ کی کر دور اور آ پاس میرے
آنکھہ حلقہ ہی بدر بیٹھہ لگا کر نہ کواڑ

ڑے کو تو چھوڑ کے دے چھوڑ نگہ چھوڑ مجھے
بلکہ خود چھو لپٹ ایسرو تو بنکر اک جھاڑ

ڑوڑا کو چپکا تمھارے ہمین کو کب ہے سعید
عید کا ہمکو ہلال آپکے در کی ہی دڑاڑ

ردیف — ڑے کی جا ڑے کے لگا نخل زمین شعر کی مین
رافت پہلے مضامین مگر سنگ سے تاڑ — ز

زور مین تیرے گرے جنگی کہ سنکر آواز
جو مرے سو وہ کرے آہ کی اکثر آواز

زاری دل اسے کہتے ہین کہ تو بعدِ فنا
گور سے گریہ کی یہان نکلے ہی باہر آواز

زیب دِہ وہ ہی تیرے نام کو لا کر لب پر
پڑا خاموش ہی کیون جوش دلا کر آواز

زور دل دیکھو کہ مقتل مین ہی کیا نعرہ کنان
کرے میدانِ وغا مین ہی دلاور آواز

زار و لاغر تیری الفت کا مرے پر نہ مرے
کہے لبیک بہ گور آپ کی سنکر آواز

زہر کھا کر تیرا شیدائے خطِ سبز مُوا
ہو رہی نوحے کی شب اوسکے جو بھی گھر آواز

زندگی بن تیرے ایجان وبالِ جان ہی
کہ نہ جنبش ہی نہ حس سانس کی ہی پر آواز

زلف جانان نے جسے مارا ہی جانسے رافت
مر گیا مارے ہی مارے کی وہ کر کر آواز

ردیف — زینتِ محفلِ عشّاق سخنگوئی ہی
چُپ ابھی سے تو نہ رافت ہو سنا کر آواز — س

سر کا قدمون سے تیرے یہہ دلِ مضطر افسوس
ہر قدم کیون نہ کرے ہاتھونکو مل کر افسوس

سانس ٹھنڈی نہ بھرون کیونکہ مین خالی گھر دیکھہ
مجھہ کو دم دیکے سدھارا وہ ستمگر افسوس

سامنے یار کے موت آئے تمنا ہی یہی
مرون یارب مین جدائی مین نہ کر کر افسوس

ستم تو ہی کہ جو یار تھا ہم بزمِ قدیم
گا ہے ماہے نہین آتا وہ میرے گھر افسوس

سروِ نازانِ قدِ موزونپہ ہی اپنے اسکو
کر دیا کیون نہ کھڑا اوسکے برابر افسوس

سنکے جانیکی خبر اوس کی نہ کیون کسن ریجائین
دلمین حسرت ہی بھری اور رہی لب پر افسوس

سارے عالم سے جدا ہون تجھے رافت کر یاد
خالی گھر دیکھ کرے آہ ہی یہہ بھر افسوس

سو بسو دھوم ہی رافت تیرے اشعارونکی
پڑھ غزل اپنی تو نادانی پہ مت کر افسوس

## ردیف ش

شعلہ رو بن تیرے لگتا ہی مجھے گھر آتش
جی مین ہی گھر کو جلادون مین لگا کر آتش

شب و روز آہ مین پھکتا ہون ٹپرا اوسکے سبب
دل نہین ہی میرے سینے کے ہی اندر آتش

شفقِ سُرخ نہین ہی شبِ یلدا مین نمود
دلکے آہون سے لگی چرخ کے اوپر آتش

شجرِ طور بنمط نخلِ وجود اپنا ہی
دی ہی سینا ہی کے سینے مین یہان بھر آتش

شاخ و برگ و گل و بارِ چمن اسمین دیکھے
بارہا ہمنے لگاتے ہوئے دلپر آتش

شمعِ رخ کسنے دکھائی کہ یہہ ایذا پائی
لگ گئی اپنے بدن مین ہی سراسر آتش

شالِ سُرخ اُسنے بھبھوکا سی ہی اوڑھی رافت
نکلی تو ہر بنِ مُو سے میرے باہر آتش

شعر ایسے ہی دھوان دھار پڑھا ہی رافت اور
دل حاسد کو لگے جنکو کہ سنکر آتش

## ردیف ص

صف شکن دیکھے ہی وہ عاشقِ بیسر کا رقص
بسکہ بھاتا ہی اوسے بسملِ مضطر کا رقص

صحہ و ولولہ و شور و فغان برپا ہی
آج یہان بسملِ مژگان کے ہی نشتر کا رقص

صفحۂ ہستی سے مٹجاؤن مین جون نقش بر آب
دیکھون اقلیم صفا کے جو سکندر کا رقص

صبح سے شام تلک شام سے تا صبح تلک
دلکو ہی دیکھکے اوس شوخ ستمگر کا رقص

صحنِ جنت مین کرین جیسی کہ حورین مجرا
ہو رہا باغ مین یون ہی میرے دلبر کا رقص

صاف یون آئے نظر جیسی کہ پریان ناچین
باؤ پر دیکھین جو اُس زلفِ معنبر کا رقص

صید مطرب نیچے نے کرکے اڑائے پر و بال
مرغ دل کے میرے دیکھو کوئی ہر پر کا رقص

صدمۂ ہجر رقم کرتا ہی رافت پیارے
لوح پر دیکھ تو چل خامۂ مضطر کا رقص

ضد سے اپنے نہ چھپا ای پری پیکر عارض
ضر اپنا ہی یہی رخ تو دکھا کر جو چھپائے
ضرب شمشیر ہی وہ جنبش ابرو اسکی
ضحک آفت ہی دہن قہر قیامت ہی قد
ضامن طائر دل ہین قفس تن تو نکال
ضوء شمس اُسکی جبین سے ہی نمایان راقت

لاکھہ لاوے گا بلائین میری جانپر عارض
اور یہہ ہی نفع کہ دکھلاوے جو چھپکر عارض
شعلۂ نور ہی اور اوس کا منور عارض
چھپ غضب زلف بلا اور ستمگر عارض
اوڑ کے آویگا یہین دیکھو دکھا پر عارض
لعلِ لب دانت ہین دُرّا اور گُلِ احمر عارض

ردیف ض

ضمن ہین طبع کے مضمون تو ہین لاکھون پر لکھہ
راقت ایسے کہ خجل ہووے نہ جنبر عارض

طور ایسا ہو کہ یون ہمکو ہو دلبر سے ربط
طاقت اس غم کی نہین دل کو الٰہی یہہ نہو
طلعتِ چہرۂ مہوش ہو میسّر کس شکل
طائرِ سدرہ اُڑے گو تبھی صد رہ
طرب و عیش ہی تب جبکہ یہین پھر پھر آئے
طاعت و بندگی حق ہین وہ رہتا ہی مدام
طالب جلوۂ حق ہی تو بتون کی کر دید

بر کو جون دل سے ہی اور دلکو ہی جون بر سے ربط
غیر پیدا کرے اوس شوخ ستمگر سے ربط
منہہ کہان بوسے کا ہووے رخِ انور سے ربط
قدر مو پائے نہ پر جعد معنبر سے ربط
ہووے پیدا یہہ اوسے کچھہ میرے بستر سے ربط
جو کہ رکھتا ہی بدل ساقیِ کوثر سے ربط
عشق چاہے ہی تو کر راقت مضطر سے ربط

ردیف ط

طعن حاسد یہ نہ جا نظم وہ لکھہ جسمین دلا
رشتۂ لفظ کو ہو معنی کے گوہر سے ربط

ظلم یونہین جو رہیگا تجھے ہم پر ملحوظ
ظاہر آثار یہہ اوسکا ہی کہ غیرون سے ہی پیار
ظاہرا ایسا نہوا کوئی کہ جیسا ہی تو
ظرف دل دیکھتا کیا ہی یہہ نہ دم ماریگا

مر مٹین گے تو ہم اسبات سے تو کر ملحوظ
تجھکو خاطر نہین مطلق میری دلبر ملحوظ
دمبدم تجھہ کو ہی مرگِ دلِ مضطر ملحوظ
پھیر کر پھیر نا گردن پہ ہی خنجر ملحوظ

ردیف ظ

ظن نہ کر اور تیرا ہی مجھے سودا ہی لگا
ظلمتِ لیلِ فراق آئے سو آفت کیا دخل

گر لگا نا تجھے مژگان کا ہی نشتر ملحوظ
چاند سا آٹھ پہر ہی رُخ انور ملحوظ

ردیف

ظاہرِ اسرار تو کر اور محبت کے نہ نظم
پہلے رافت وے مضمون کو کر کر ملحوظ

ع

عبث اسکے ہو تو ساق سے ہمسر اے شمع
عیش تو تب ہی کہ ہو دلبر رعنا بر مین
عزم رکھتی ہی مساوات کا اس ساق سے جو
عشق مین تیرے ہی جلتا ہی سدا پروانہ
عشرتِ وصل مین چل دور ہوا کھا یہانسے
عالم شوق مین رو رو کے جو یون جلتی ہی
عہد ہی تجھ سے یہہ میرا کہ جو مہوش آئے
عدم محض ابھی ہوویگا رآفت جل کر

مفت کٹجائے گا یکدم مین تیرا سر اے شمع
اور آرام کرین تجھ کو بجھا کر اے شمع
چربی چھائی تیری آنکھون کے ہی اوپر اے شمع
تو جلے کسلئے تا پاؤن ہی از سر اے شمع
کام کیا ہی تیرا اوس رات میرے گھر اے شمع
عشق تجھکو بھی اوسی کا ہی مُقرر اے شمع
تجھکو ٹھنڈا مین کرون اوسکو دکھا کر اے شمع
جلوہ دکھلا نہ تو جون ماہ منور اے شمع

ردیف

عشق تجھ کو بھی اوسیکا ہی جو تو روتی ہی
اور رلواؤن تجھے شعر سُنا کر اے شمع

ع

غائب آنکھونسے ہو مت دے دلِ مضطر پر داغ
غلغلۂ گنبدِ دوّارِ فلک مین پڑ جائے
غم نہ کھاوے جو تیرا غم اوسے کھاوے جو ہو
غیرتِ عشق اسے کہتے ہین لالہ کو دیکھ
غمِ جانانہ مین میرے طائرِ دل کو دیکھو
غیر کی جان ہی کیا چھاتی پہ لیوے یہہ بلا
غالب الفت ہو جسے اوس گلِ رعنا کی دہ کھائے

خاک ہو گا جو لگا اس میرے گوہر پر داغ
کھاؤن جون ماہ جو مین اُس رخِ انور پر داغ
غش تیرے تلپھ لگے اُس دلِ ابتر کا داغ
لاکھون ہی ہمنے لگائے تنِ لاغر پہ داغ
شکل طاؤس ہی کھائے ہوئے ہر پر پر داغ
اپنا سینہ ہی کہ کھاوین پری پیکر پر داغ
ہاتھ پر سینے پہ گردن پہ دل اور سر پر داغ

غلبۂ عشق کی خوبی ہی کہ رافت یون ہم
لو ہنو کھاتے ہین اس شوخ ستمگر پر داغ

ردیف ف

غوطہ کھا کر تو اسی بحر مین لے وہ دُرِ نظم
صاف رافت کہ نہ مطلق لگے چادر پر داغ

فضل حق سے یہہ میرا ہی دل ششدر شفاف
آئینہ جیسے ہو صاف اور ہو گوہر شفاف

فم مین لے پان چباوے تو نمود اوسکی ہو سب
ایسا ہی تیرا گلا اے پری پیکر شفاف

فقط آواز ہی جادو نہین آنکھین ہین ستم
شکل گل رخ ہی جبین جون مہِ انور شفاف

فیض سے تیرے تصور کے ہوئی دلکی یہہ شکل
آئینہ خانے سے بھی ہو گیا بہتر شفاف

فرق کچھ صوفی مین اور مجھ مین نہین پر اتنا
کہ میرا اوسکا ہی دل جیسے مکدر شفاف

فقر و فاقہ ہی عجب صیقلِ باطن رافت
ہوتا آئینۂ دل تنکے ہی اندر شفاف

فائدہ کچھ نہین جبتک کہ مکدر ہی دل
دیکھہ شکل اوسکی تو رافت اوسے کر کر شفاف

ردیف ق

فرقۂ شاعر و نین گو نہین رافت پر لکھہ
اور بھی اب تو غزل صاف ورق پر شفاف

قید غم سے تو چھٹین جائین اگر مر بفراق
آہ یون عمر کٹے لوٹتے کیون کر بفراق

قلق و درد سے بس آہین یونہین بھر بھر کر
خالی گھر دیکھکے رہجائینگے مر کر بفراق

قرب جانان نہو تو جان کا رکھنا کیا ہی
مار کر جی مین ہی مرجائیے خنجر بفراق

قاف سے قاف تلک دھوم پڑی ہی کسکی
مر گیا کوہِ الم کون اُٹھا کر بفراق

قدر دل تمنے نہ جانی کہ جدا اُسکو کیا
لو وصال اوسکا ہوا آہ ہی بھر بھر بفراق

قفس مرغ گرفتار کو رکھہ گلشن مین
باغبان تھک گیا ہی نالے یہہ کر کر بفراق

قدِ زیبا کو دکھا کر تو چھپا لیوے جو آہ
راست تو یہہ ہی کہ ہو خشک صنوبر بفراق

قصد جانے کا نہ کر یہان سے کہ مرجائینگے ہم
ای صنم مار کے بس چھاتی پہ پتھر بفراق

قدم اپنے تو دکھا پاس تو رافت کے جا
تا بہ کی رکھیگا ای شوخِ ستمگر بفراق

| ردیف | قامت یار جو یاد آوے تو موزون باتین<br>تو بنو اور بنا رافت مضطر بفراق | ک |
|---|---|---|

کو بکو ہم پھرین آوارہ و مضطر کب تک
منہ چھپاویگا بھلا ہم سے ستمگر کب تک

کاش وہ آئے کہ تا دم مین دم آوے اپنے
ہمدمو یاد مین اوسکی رہین ششدر کب تک

کبک گردش مین ہے ایا وہ تیرا دیکھہ خرام
کوہ و صحرا مین اوسے دیگا تو چکر کب تک

کفر انکارِ نگار اور ہے اسلام اقرار
زاہدا تو رہیگا منکرِ دلبر کب تک

کیا کہین تلخ ہوئی زیست ہے کیا جانے وہ شوخ
لب شیرین کی چکھاویگا نہ شکر کب تک

کل نہ لیٹے ہے نہ بیٹھے ہے نہ چلتے پھرتے
یہہ الم دیگا ہمین کہہ تو ستمگر کب تک

کرے کچھہ حال دلِ زار تو کہتا ہے بناز
چپ ہو رافت تو بھراویگا ابر کب تک

| ردیف | کر کے موزون غزل تازہ سنا رافت جلد<br>منتظر تیرا ہے یہہ دل مضطر کب تک | گ |
|---|---|---|

گرم اُلفت کی کرے گر تن لاغر کو آگ
تو عجب کیا ہے کہ ظرفائے ہے پتھر کو آگ

گذر اوس شعلۂ حسن اپنے کا ہووے جو نہ یہان
تو تمنا ہے کہ لگجائے میرے گھر کو آگ

گورے گورے بدن اور چاند سے مکھڑے پن آہ
دون لگا کیونکہ نہ مہتاب کی چادر کو آگ

گھیر کر اپنے بچھونے پہ جو لایا اُنہین مین
بولے جھنجھلا کے لگے اس تیرے بستر کو آگ

گاکے وہ گرم کرے مجلس اغیار تو آہ
کیون نہ لگجائے بھلا اس دلِ مضطر کو آگ

گر تیرے نرگس اگر آنکھہ چمن مین تو دکھائے
قد تیرا دیکھے تو لگجائے صنوبر کو آگ

گاہ گلگشت چمن کو جو تو جاوے تو لگے
رشک سے شعلۂ رخ کے گلِ احمر کو آگ

| ردیف | گفتگو گرم ہے رافت غزلِ تازہ سنا<br>رشک سے تاکہ لگے حاسدِ ابتر کو آگ | ل |
|---|---|---|

لاکے گھر مین مجھے اب دے نہ تو باہر کو نکال
کاٹ ڈالیگا مین گلا آپ سے خنجر کو نکال

لگ کے دیوار سے سکتے مین کھڑا ہی باہر
آپنے جیسے دیا ہی دل ششدر کو نکال

لاف زن غیر ہوا جب تو حضور محبوب
رکھدیا سینے سے ہمنے دل مضطر کو نکال

لی ہی فصد اُسنے وہان یہان ہمیرے دم مین نہین دم
مار فصّاد رگ جان ہی مین نشتر کو نکال

لائے تشریف ہی وہ گل ہی قیامت قامت
باغبان باغ سے دے آج صنوبر کو نکال

لالہ کا رشک ہی جو شعلہ رُو وہ آتا ہی
دیکھہ گلچین چمن سے گلِ احمر کو نکال

ردیف م

لایق بزم سخندان ہو وہ رافت پڑہ شعر
غوطہ زن بحر تفکر مین ہو گوہر کو نکال

مر کے بھی جاؤن وہان کچھہ ہو پتا گر معلوم
کیا کرون آہ نہین مجھکو ترا گھر معلوم

مین وہ ہون عاشقِ یکتا کہ نہو گا نہ ہوا
تجھکو بھی ہو گا یہہ ای شوخ ستمگر معلوم

مرقدِ عاشقِ قد پر ہی ترے سرو کھڑا
ہی یہہ تجھکو بھی کچھہ ای رشکِ صنوبر معلوم

مرغ دل ذبح کر اُسنے اُنھین ایسا پھینکا
کہ نہ بال اوسکا کہیں جا ہی نہ ہی پر معلوم

مین ترا داغ رسیدہ ہون ازل سے ورآہ
قہر ہی تجھکو نہین ای مہ انور معلوم

مرگ غفلت ہی حیات آپسے آگاہی ہی
رافتا بات ہوئی یہہ ہمین مر کر معلوم

ردیف ن

مطلع تازہ سُنا وہ کہ ترا ذہن رسا
رافتا ہمکو بھی ہو وے جسے سنکر معلوم

نہ قرار اور نہ کل ہی مجھے دم بھر تجھہ بن
جان آجا کہ یہان ایک ہی محشر تجھہ بن

نہ رفیق اور نہ مونس ہی نہ ہمدم ہی نہ یار
رہتا ہون عالم تنہائی مین ششدر تجھہ بن

نہ وہ چرچے نہ کہانی نہ پہیلی نہ وہ گیت
روز و شب کاٹتا ہون نالے ہی کر کر تجھہ بن

نہ رباعی ہی نہ مطلع نہ قصیدہ نہ غزل
کھل رہا اور ہی یہان دلپہ ہی دفتر تجھہ بن

نقد دل جنس قرار و خرد و ہوش و حواس
سب لٹا بیٹھا ہون مین ہو کے قلندر تجھہ بن

نیند آنکھون سے اُڑی چین ذرا دل مین نہین
کیا کہون رنج ہی کیسا میرے جی پر تجھہ بن

نشتر آسا رگ جانمین رگِ گل چھبتی ہی
نم ہی آنکھونمین الم جیمین قلق ہی دل مین
نور رخ اپنا بھبھوکا سا نہ دکھلائیگا جو
نازکے اپنے تصدق سے میرا دیکھہ نیاز

بسترِ خار ہوا پھولون کا بستر تجھہ بن
لوٹتا خاک پہ ہون ہوکے مین مضطر تجھہ بن
آتش غم سے تو رہجاؤنگا جل کر تجھہ بن
بسکہ ہون غمزدہ مین رآفتِ مضطر تجھہ بن

ردیف و

نظم کر اور غزل جس مین ردیفِ تو ہو
کس سے یہہ طرز نبھے ای دل ششدر تجھہ بن

وہ محبت نہین کیون غصے ہو ہم پر بولو
واقعی یہہ ہی کہ دل بھی ہی عجب نخلِ مفید
واہ چپ بیٹھنے مین آپکے لطف اٹھتا ہی
وصف گویائی مہر آپ کا مشہور ہی یہہ
وحشت آئی ہی جو مردم سے تمھین آنکھونپر
وائے کرکے ابھی سو پائی ہی چونک اُٹھے نہ آہ
واچھڑے ناز اٹھا کر او سے خود روٹھے ہو

بولو منہہ سے تو ذرا ایمیرے دلبر بولو
جھوٹھہ گر جانو تو حاضر ہی یہہ لیکر بولو
پھر غضب ہی جو بُرخ ڈال کے چادر بولو
اور ہی بات ہی اُف قہر ہی تم گر بولو
کسکے عاشق ہوئے کچھہ تو دل مضطر بولو
بیٹھہ کر دوستو مت دلکے برابر بولو
چاہیئے آپ کو رآفت کو بلا کر بولو

ردیف ہ

وعدہ رآفت ابھی باقی ہی پڑھو اور غزل
چپ ہو منہہ سے سخن صورتِ شکر بولو

ہائے کچھہ رحم کیا تو نے نہ دل پر ایماہ
ہووے روشن میرے بختونکا ستارہ جو تو
ہوگا اندھیر جہان ہو نہ نگاہوں سے نہان
ہاتھہ سے اپنی سینہ تختی کے ہون داغ زدہ
ہوش و تاب و خرد و راحت و آرام و قرار
ہیبتِ عشق سے منہہ زرد ہی جون ہار سنگار

مر گیا لے گیا ارمان وہ یہی پر ایماہ
ہمقران جون قمر و زہرہ ہوا کر ایماہ
چاند سا مکھڑا ہمین اپنا دکھا کر ایماہ
رونق افزا ہو کسی شب تو میرے گھر ایماہ
سبکے سب ہجر مین تیرے اُڑے ملکر ایماہ
جب تھا عشق تیرا رنگ تھا احمر ایماہ

ہون تپ ہجر کا بیمار شفا دے مجھکو
اب تو معجون لبِ لعل چکھا کرا یاہ

ہیکلِ حسنِ خدا داد ہی قامت موزون
سرو قد کون ہوا تیرے برابر یاہ

ہی جہان بن تیرے تاریک ہوا رافت پہ
بس دکھا پھر خدا روئے منوّر ا یاہ

ہمت اب توڑ نہ رافت غزل آخری پر
لے ردیفِ دگر اور چھوڑ یہان پر ا یاہ

ردیف ے

یا الٰہی گذرِ یار میرے گھر ہووے
صدمۂ ہجر سے تا جان نہ مضطر ہووے

یہہ تمنا ہی کہ چوکھٹ پہ تیری سر ہووے
عمر اس شکل بسر ای پری پیکر ہووے

یاس و حرمان کے سوا صرۂ دلمین نہین کچھ
عشقبازی کے لئے کیسہ پُر زر ہووے

یو ہہائے غمِ ہجران کی مصیبت بھولون
گر کسی رات تیرا وصل میسر ہووے

یوحِ چرخی ہین کہان تاب ہی اتنی پیارے
جو ذرا آکے کھڑا تیرے برابر ہووے

یونس حوت ہو یا بیضۂ بطن فلکی
تجھ سے محجوب سدا ایمہ انور ہووے

یار کا گھر ہی عجب دوستو وہ دارِ شفا
جسکے دیکھے سے ہی کم دردِ دل اکثر ہووے

یونہی اب حضرتِ غفار ہین کہہ ای رافت
کہ شفیع اپنا ہر اک یار پیمبر ہووے

یعنے صدیق و عمر حضرت عثمان و علی
گور پر مہر کی ان چار کے چادر ہووے

یہی بہتر ہی یہان ہوجئے رافت اب چپ
ورنہ یہہ نظم عیان دفتر اکبر ہووے

صلی اللہ

یارب اب ختم غزلیات ہی تجھ سے ذرات
خاص صلوات رسولِ عربی پر ہووے

علیہ وسلم

صلِّ علیٰ محمدٍ مہرِ سپہرِ اصطفا
صلِّ علیٰ محمّدٍ ماہِ سماء اجتبا

صلِّ علیٰ محمدٍ مفخرِ جملہ انبیا
صلِّ علیٰ محمدٍ رہبرِ جملہ اولیا

صلِّ علیٰ محمدٍ کاشفِ سرِّ ہَل اَتیٰ
صلِّ علیٰ محمدٍ واقفِ رازِ اِنَّما

صلِّ علیٰ محمدٍ موردِ مدحت و ثنا
صلِّ علیٰ محمدٍ اوضحِ وصفِ والضّحےٰ

صلِ علیٰ محمدٍ زینتِ تختِ فاستقم　صلِ علیٰ محمدٍ زیبِ وسادۂ دنیٰ
صلِ علیٰ محمدٍ باعثِ بودِ کائنات　صلِ علیٰ محمدٍ موجبِ خلقتِ سما
صلِ علیٰ محمدٍ شافعِ یومِ بعثِ حشر　صلِ علیٰ محمدٍ شافیِ دردِ و رنجِ ما
صلِ علیٰ محمدٍ لمعۂ حسنِ لم یزل　صلِ علیٰ محمدٍ نورِ ظہورِ کبریا
صلِ علیٰ محمدٍ از طرفم بوزن عرش　صلِ علیٰ محمدٍ مثلِ شمارِ نجمہا
صلِ علیٰ محمد کالعددِ علومِ حق　صلِ علیٰ محمدٍ انکہ ندارد انتہا
صلِ علیٰ محمدٍ بعد بر اہلِ بیتِ او　صلِ علیٰ محمدٍ بعد بر آلِ باصفا
صلِ علیٰ محمدٍ بعد بصحب و تابعین　صلِ علیٰ محمدٍ بعد بجملہ انبیا
صلِ علیٰ محمد احمد و حامدِ احد　صلِ علیٰ محمدٍ خاتمِ رسل و انبیا
صلِ علیٰ شفیعنا صلِ علیٰ حبیبنا　صل علیٰ نبینا صل علیٰ رسولنا

خاتمہ دیوان از جناب

صلِ علیٰ من اسمہ ماحی و ہاشمی و رحیم
صلِ علیٰ منست آن بیشک رؤف رافتا

محمد منظور صاحب

## خاتمہ دیوان متبرک بنیان صاحب ولایت وکرامت مولانا رافت علیہ الرحمۃ

شعر ہو شغل حمد و نعت یہی کام خوب ہی　آغاز جسکا خوب ہی انجام خوب ہی

الحمد للہ والشکر للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الی یوم بعث خلق اللہ لعد حمد و صلوٰۃ کے شایقین دواوینِ مدح رسول مقبول پر روشن ہو کہ دیوان فصاحت وبلاغت عنوان جناب کرامت وولایت انتساب صدر آرائے محفل شریعت وطریقت سالکِ مسالکِ جادہ معرفت وحقیقت سخنورِ امجد والا مرتبت مولانا رؤف احمد صاحب المتخلص بہ رافت عطر اللہ تربتہ بالمسک کا جسکا نام عقد پروین ہی جناب فیضمآب قاضی عبد الکریم و قاضی رحمۃ اللہ صاحب نے اپنے مطبع فتح الکریم مین چھپوا کر نور افزائے چشم خلایق کیا جناب باری اسکے مصنف اور طباع اور کاتب کو اور مصحح کو اس سبز خیمہ کے نیچے باغ باغ رکھے دل بہار منزل ہر ایک با فراغ رکھے بحق رسول اللہ وآل رسول اللہ اللہم آمین

کمترین وفا

# اشتہار واجب الاظہار

جمیع صاحبان اہل مطابع نزدیک و دور و تاجران کتب والاشان ذیشعور کی خدمت مین عرض ہی کتاب ہذا داخل ہی رجسٹر گورنمنٹ ہی اور حقوق تصنیف و تالیف مصنف کیجانب سے مہتممان کے پاس محفوظ ہین لہذا کوئی صاحب قصد طبع نفرمائے عوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اوٹھائے جسقدر نسخے مطلوب ہون بارسال زرقیمت دکان نمبر ۶۵ واقعہ کولسہ محلہ قریب پایدہونی سے طلب فرمائی فقط

المشتہر

قاضی عبد الکریم و قاضی رحمت اللہ تاجران کتب بمبئی